رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱؎

جلد ۱ | ۴ ماہ نبوت ۱۳۲۶ ہش | ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۴ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۴۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۳ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے تین بجے کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو ضعف کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر درد کی وجہ سے تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں؛

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری بندش پیشاب اور پیچش کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حکومت ہندوستان کی جارحانہ روش

ہندوستان کے موجودہ مصائب براہ راست اس جارحانہ پالیسی کا نتیجہ ہے۔ جو آل انڈیا نیشنل کانگرس نے ہندو اکثریت کے زیر اثر خود اسے اختیار کر رکھی ہے۔ اگر کانگرس پر فرقہ وارانہ ہندو ذہنیت غالب نہ ہوتی۔ اور وہ ان روادارانہ اور آزاد اصولوں پر سختی سے کاربند رہ سکتی۔ جو ایک صحیح جمہوریت کے اصول ہو سکتے ہیں۔ اور جن کی واقعی وہ نمائش کرتی بھی رہی ہے۔ تو باوجود یہاں مختلف اقوام اور مختلف مذاہب کے ایک مشترک قومیت کی روح کا نشو ونما پانا ناممکن نہیں تھا۔

لیکن ہندوستان کی بدقسمتی یہ ہے کہ یہاں جس قوم کی اکثریت ہے۔ اس کی رگ و پے میں فرقہ داری کا زہر ناقابل علاج حد تک رچا ہوا ہے۔ کوئی اصلاحی اقدام کوئی مداوا اس زہر کے اثرات پر غالب نہیں آسکا۔ بلکہ قوم پرستی اور حب الوطنی کے جذبات بھی اکثریت قوم کے سینہ میں کینہ اور فرقہ واری کے شعلوں کو ہی ہوا دیتے رہے۔ اور اگر کہیں مشترکہ قومیت کی رو اٹھتی بھی رہی۔ اس کو ہولناک طوفان کی صورت میں تبدیل کر دیتے رہے انتہا درجہ کی فرقہ داری اور مشترکہ قومیت کے جذبات کے باہمی تصادم کا نتیجہ ہوا کہ اکثریت کے چوٹی کے لیڈروں کو نامعلوم طور پر ایک ایسی راہ مجبوراً اختیار کرنی پڑی۔ جس کو صاف اور کھری بولی میں صرف غیر منصفانہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ اگر انہوں نے اس اپنی فطری فرقہ وارانہ ذہنیت سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کبھی جدوجہد کی بھی تو اکثریت کا دباؤ ان کے راستہ میں سد سکندری بن کر کھڑا ہو گیا۔ اگر کانگرس پر خالص نیشنل خیالات حاوی رہتے۔ تو اکثریت کی موجودہ ذہنیت اسے کبھی کامیاب نہ ہونے دیتی۔ اس کی موجودہ کامیابی کا راز یہی ہے۔ کہ اس نے ایسی دو رُخی پالیسی اختیار کی۔ کہ حقیقی طور پر تو اس کی تگ و دو اکثریت کے مفاد تک ہی محدود رہی۔ لیکن بظاہر یہ مشترکہ قومیت کا ڈھنڈورا پیٹنا پڑا۔ قدرتاً وہ اس تکلف کو ہمیشہ تک قائم نہیں رکھ سکتی تھی۔ اگر ہندوستان میں ایک خاص اقلیت (یعنی مسلمان) اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے اکثریت کی حریف نہ ہوتی۔ تو یقیناً اس کا راستہ بہت آسان اور سیدھا ہوتا۔ اور اس کو یہ ٹیڑھی روش اختیار کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ اور وہ تمام اقلیتوں کو آسانی سے نگل سکتی تھی۔ لیکن اس خاص اقلیت کو نگلنا اس کے لئے ممکن نہیں تھا۔ اور یہی اس کی سب سے بڑی غلطی ہے۔ جو اب تک چلی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کو بھی نگل جانا چاہتی ہے۔ اور ناممکن کو ممکن بنانا چاہتی ہے۔ وہ مسلمانوں کو ہندو اکثریت کی دیوی کے بھینٹ چڑھانے کے لئے کسی بھی جارحانہ اقدام سے گریز نہیں کرتی۔ اور باوجود اس کے کہ اس کو ناکامی پر ناکامی ہوتی چلی آئی ہے۔ وہ اسی غلط راستہ پر چلی جاتی ہے۔ اور ملک اور قوم کی قوتیں جو اس کی بہبود اور بہتری پر صرف ہونی چاہیئے تھیں باہمی آویزش میں ضائع ہو رہی ہیں۔

آل انڈیا نیشنل کانگرس کا ہندو اکثریت کے سامنے ہتھیار ڈال دینے ہی کا نتیجہ ہے۔ کہ ہندوستان میں مشترکہ قومیت کی روح نشوونما نہیں پا سکی۔ اور ملک ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر رہ گیا ہے؛

زیادہ افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ وہ ابھی تک اپنی اس ہمالیہ جیسی عظیم غلطی کو دیکھنے میں ناکام رہی ہے۔ اور ہندو فرقہ داری کے زہر سے مشترکہ قومیت کے لاعلاج مریض کو اچھا کرنے کی سعی میں ملک کی قوت کے تمام ذخائر کو فتنہ و فساد کی آگ کے نذر کر رہی ہے۔ کانگرس کی ہندو ذہنیت کی غلامی ہی کی وجہ سے ہے۔ کہ اب جبکہ ملک دو آزاد مملکتوں میں خود اس کی اور مسلم لیگ کی رضامندی سے تقسیم ہو چکا ہے۔ وہ پاکستان کو کمزور کر دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے۔ ورنہ اگر وہ اپنے ان اصولوں پر کاربند ہوتی۔ جن کی نمائش وہ کرتی چلی آئی ہے۔ بلکہ اگر وہ کسی اچھے یا برے ایک ہی اصول کی پابند ہوتی۔ تو ہندوستان میں فتنہ و فساد کی آگ کبھی مشتعل نہ ہوتی۔ اب وہ یہ کہہ کر بھی چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتی۔ کہ مشرقی پنجاب اور یو۔پی میں جو مظالم مسلمانوں پر توڑے گئے ہیں۔ اور ان کو گھر سے بے گھر کر دیا گیا ہے۔ یہ کانگرس کے ایک خاص سیکشن کا کام ہے۔ کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ حکومت ہندوستان میں کی کرتا دھرتا کانگرس ہے۔ اور جس کے وزیر اعظم نہرو جیسے نیشنلسٹ ہیں۔ اور جس کی اخلاق اور سیاسی راہ نمائی کی باگ ڈور دراصل گاندھی جی جیسی اہنسا کی مورتی کے ہاتھوں میں ہے۔ وہ ہر بات میں ہر قدم پر اصول پر اصول توڑتی چلی جاتی ہے۔ اور ذرا محسوس نہیں کرتی۔ کہ دنیا کیا کہے گی۔ اور اپنی ضمیر کیا کہتی ہے

مثال کے طور پر ہم ریاستوں کے معاملہ ہی کو لے لیتے ہیں۔ اس بات کو جانے دیجئے کہ کانگرس حکومت نے ریاستوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے کیا کیا قلابازیاں کھائی ہیں۔ اور کس کس چالبازی سے ان کو اپنے دام میں پھانسا ہے۔ اور کن کن قانونی موشگافیوں سے اپنے بے اصولا پن کا مظاہرہ کیا ہے مگر یہ ایک موٹی سی بات ہے کہ جب جونا گڑھ کا معاملہ درپیش ہوتا ہے۔ تو وہ لوگوں کے استصواب رائے کے لئے چیختی ہے۔ اور یہاں تک تجاوز کر جاتی ہے۔ کہ ریاست ہائے بابریاواد اور منگرول کو جن کی ریاست جونا گڑھ سے کوئی علیحدہ حیثیت نہیں ہے۔ اپنے ساتھ ملا لیتی ہے۔ اور ان کی حفاظت کے بہانہ سے جونا گڑھ پر فوجی رعب ڈالنا شروع کر دیتی ہے۔ اور دنیا کی آنکھوں میں اس اصول کی رٹ لگا کر خاک جھونکنا چاہتی ہے کہ لوگوں کی رائے کو حکمران کی رائے پر مقدم ہونا چاہیئے۔

لیکن قدرت نے فوراً ہی ایک ایسا موقعہ پیدا کر دیا۔ کہ کانگرسی حکومت کو خود ہی اپنے اس اصول کی ایسی دھجیاں اڑانی پڑیں۔ کہ جس نے اس کی رسوائی کو دنیا میں اور بھی نمایاں کر دیا ہے۔ اب دنیا کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے کہ ایک ہندو حکمران کی پاس خاطر کے لئے کشمیر میں وہ کشمیر کے عوام کے ساتھ برسر پیکار ہے۔ اور اپنی تمام فوجی طاقت لوگوں کے جذبہ حریت کو دبانے کے لئے استعمال کر رہی ہے۔ ایک طرف جونا گڑھ کے مس[illegible]

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے ایل ایل بی گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور (طابع) [illegible]

ہیں وہ جس رائے عامہ کے لئے فوجیں بھیج رہی ہے۔ تو دوسری طرف اس رائے عامہ ر چلنے کے لئے وہ کشمیر کی صدیوں کی پامال شدہ رعیت پر بمباری کر رہی ہے۔ ایک ہی وقت میں یہ باہم متضاد اصولوں کا مظاہرہ دنیا میں صرف کانگرس حکومت کا ہی عظیم الشان کارنامہ ہے۔ اور اس نے بے اصولاپن میں خود اپنا پچھلا ریکارڈ بھی توڑ دیا ہے۔ مہاراجہ کشمیر نے خواہ اپنا کیس کسی صورت میں پیش کیا تھا۔ اگر حکومت ہندوستان کو اپنے پیش کردہ اصولوں کا ذرا بھی پاس ہوتا۔ تو وہ اس کی اس طرح فوری مدد کے لئے نکل کھڑی نہ ہوتی۔ بلکہ اس کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ مہاراجہ صاحب کی خدمت میں اپنا مسلمہ اصول پیش کرتی۔ اور اس کو ہدایت کرتی۔ کہ وہ ملک میں استصواب رائے کا طریقہ اختیار کرے۔ لیکن وہ کانگرسی حکومت ہی کیا جو کسی ایک اصول کی پابندی کا خطرہ مول لے۔ سردار پٹیل۔ سردار بلدیو سنگھ اور مہاراجہ پٹیالہ جس نے پلٹنوں کی پلٹنیں اس کار خیر کے لئے تیار کیا ہے۔ اور ہمچو قسم دیگر ہندوستانی معمار کو تو کوئی کیا کہہ سکتا ہے۔ ہمیں تو اس بات کی شرم ہے کہ اس بے اصولاپن کے حامی پنڈت نہرو جیسے جمہوریت کے دیوتا بھی ہیں اور مہاتما گاندھی جی بھی اپنی کھلی کھلی تائید سے اس پر مہر تصدیق ثبت کرنے میں ذرا نہیں ہچکچاتے

اپنے ایک بیان میں گاندھی جی نے بھی وہی عذر پیش کیا ہے۔ اور وہی امید دلائی ہے جس عذر اور امید موہوم کا ذکر لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے جوابی خط میں ہے۔ اس سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کوئی ایسا فیصلہ نہیں۔ جو فوری طور پر حالات سے مجبور ہو کر کیا گیا ہو۔ بلکہ یہ ایک پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی چال ہے۔ اور اس دورخی سیاسی زنجیر کی کڑی ہے جو کانگرس شروع سے پھیلاتی چلی آئی ہے گاندھی جی نے بھی کہا ہے۔ کہ "مہاراجہ کی مایوسی کی وجہ سے حکومت ہند نے یہ قدم اٹھایا ہے۔ اور قیام امن پر استصواب رائے کیا جائیگا" قیام امن سے مراد یقیناً وہ قیام امن ہے جو مشرقی پنجاب اور دہلی وغیرہ اور بعض یوپی کے اضلاع میں ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے۔ یعنی جب جموں اور کشمیر کے حریت پسند مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے قتل اور اخراج سے خاموش کر دیا جائے گا۔ اور باقی ماندہ مسلمان اس قسم کے عہدنامہ پر دستخط کرنے پر مجبور ہو جائیں گے جس قسم کا عہدنامۂ وفاداری اب ان سے ہندوستان نو آبادی کی بعض صوبائی حکومتیں لکھوا رہی ہیں۔ جس کی عبارت کا بیشتر حصہ مسلم لیگ کو گالیاں دینے پر مشتمل ہے۔

اگر ہندوستانی حکومت اپنی اس جارحانہ پالیسی کو اس بے اصولاپن کے ساتھ جاری رکھے گی۔ تو دوسروں کو تو جو نقصان ہو گا سو ہو گا۔ آخر میں خود اس کے لئے بھی کوئی مفید نتائج پیدا ہونے کی امید نہیں رکھنا چاہیئے۔ قدرت اپنا توازن قائم رکھنے کے لئے انتقامی ردعمل کے قانون کو بروئے کار لانے کی عادی ہے۔ اور انسانی تاریخ کے مطالعہ سے ہر کوئی معلوم کر سکتا ہے۔ کہ جب بھی کسی قوم یا ملک نے اس قانون قدرت کی خلاف ورزی پر مداومت سے کام لیا ہے ہمیشہ آخر میں اسکو تلخ نتائج سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ ہندوستان کے ارباب حل و عقد اس سے پیشتر کہ قدرت اپنے انتقام کے لئے آمادہ ہو جائے۔ اپنی جارحانہ اور تجاوز کی پالیسی سے دستکش ہو جائیں گے۔ اور ملک کی صحیح تعمیری جد و جہد میں خود بھی مصروف ہو جائیں گے۔ اور پاکستان کو بھی اس کا موقعہ دیں گے۔ دونوں نو آبادیوں کے باہمی اتحاد کی دوسری راہ اس راہ کے سوا کوئی نہیں ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ موجودہ رویہ خلیج افتراق کو روز بروز وسیع سے وسیع تر کرنے کے سوا اور کچھ بھی نہیں کر سکتا

گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی ہے احباب کو فوراً اس تحریک میں حصہ لیکر ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی دوست کے پاس فالتو کپڑے نہ ہوں۔ تو وہ کپڑوں اور بستر کے لئے نقد روپیہ بھی بھیج سکتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے قطعاً تاخیر نہیں ہونی چاہیئے

ضروری اعلان: احمدی ڈاکٹر اور کمپونڈر صاحبان طبی ضروریات کے لئے اپنی خدمات پیش کریں:۔ مرزا مبارک احمد مہتمم حفظان صحت جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

کہنے کے ڈھنگ

رحمتیں ہیں تری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر (اقبال)

حق پرستوں کی اگر کی تو نے دلجوئی نہیں
طعنہ دینگے سب کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں (حشر)

یقیں دلاتے رہے ہیں دنیا کو تیری الفت کا مدتوں سے
جو آج تو نے نہ کی رفاقت کسی کو کیا مونہہ دکھائینگے ہم (محمود ایدہ اللہ)

کیا میرے دلدار تو آیگا مرجائینگے دن (احمد علیہ السلام)

یارب ان اھلکت ھٰذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابدا۔ (محمد صلے اللہ علیہ وسلم)

یہ جنگ بدر کے وقت فرمایا تھا۔ کہ اے میرے رب اگر یہ چھوٹی سی جماعت ہلاک ہوگئی۔ تو پھر تیرا عبد کوئی نہیں رہے گا۔ یعنی نہ کوئی تیرا محب ہوگا۔ اور نہ محبوب۔

صلاح الدین

ایمان کی طاقت

م آلام کے فتنے پہ قابو پا تو سکتے ہیں
یہ شاہیں پھر سے بزم آرزو میں آ تو سکتے ہیں

یکھو بے بس و مظلوم کو چشم حقارت سے
یہ برفانے لہو کو آہ سے گرما تو سکتے ہیں

یت کو ان کی دولت اخلاص مل جائے
تو پھر یہ اپنے ماضی کے دفینے پا تو سکتے ہیں

سوز محبت ان کی شریانوں میں کروٹ لے
خدا کے نام پر یہ گردنیں کٹوا تو سکتے ہیں

ن کے ظاہر و باطن میں ہو یکسانیت پیدا
بساطِ گلستاں پر ابر بنکر چھا تو سکتے ہیں

پر ان کی قسمت کے ستاروں کو چمکنے دو
حدیثِ خالد و ضرار کو دُہرا تو سکتے ہیں

کی بزم میں روشن ہوں گر ایماں کی قندیلیں
تو یہ بنیاد استبداد کو لرزا تو سکتے ہیں

ول سے ملالیں تار گر ساز تمدن کے
تو نغمے چھوڑ کر جنگی ترانے گا تو سکتے ہیں

ہیں آزادیوں سے آہ کرنے کی اجازت دو
یہ نالوں سے پہاڑوں کے جگر برما تو سکتے ہیں

انہیں سوز یقیں کی آنچ دے کر کیمیا کر دے
الٰہی ان کو عزم و شوکت حیدرؓ عطا کر دے

صدیق ثاقب (زیروی)

قادیان کے المناک اور خونچکاں حادثات میں سے کچھ

(۳)

(از جناب خواجہ غلام نبی صاحب)

(۵) تباہ حال مسلمانوں کے مویشی لوٹ لئے

دو حال المیہ کی مسلسل اور شدید بارش کے بعد جب مطلع صاف ہوا۔ تو سورج نکلنے کے تھوڑی دیر ہی بعد کرفیو لگا دیا گیا۔ اس پر وہ لوگ جو مکانوں میں یا کھلے میدان کے کیچڑ اور پانی میں پڑے تھے۔ ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے۔ کہ کسی قدر سردی اور بہت زیادہ بھوک سے نڈھال گھٹ کر رہ گئے۔ اور پھر معاً بعد ہتھیار بند پولیس کی معیت میں مسلح سکھوں کی ٹولیاں محلہ دار الرحمت کے جنوب سے محلہ میں داخل ہونا شروع ہو گئیں۔ اور تمام مال مویشی جن میں اونٹ۔ بیل۔ بھینسیں، بھینسے۔ گائیں۔ گھوڑیاں خچریں گدھے۔ اور بھیڑ۔ بکریاں شامل تھیں کیلوں سے کھول کر ہانکنے لگ گئے۔ اور تمام محلہ میں سے نہ صرف تباہ حال پناہ گزینوں کے بلکہ بعض مقامی اصحاب کے مویشی بھی ہزاروں کی تعداد میں اکٹھے کر کے محلہ کے شمال کی طرف نکل گئے۔ مویشیوں میں زیادہ تر اعلیٰ نسل اور بھاری قیمت کے بیل تھے۔ جن کے ذریعہ پناہ گزین گڈوں میں اپنا بچا کھچا اسباب لاد کر لائے تھے۔ اور اس امید میں پڑے تھے۔ کہ پیدل قافلہ روانہ ہوگا۔ تو وہ گڈوں میں سامان لے جاسکیں گے۔ لیکن پولیس نے نہایت شقاوت قلبی سے تمام مویشی چھین کر ان کو بے دست و پا بنادیا۔ اور جب ان لوگوں نے دیکھا۔ کہ اب نہ صرف گڈوں کا لے جانا ان کے لئے ممکن نہیں۔ بلکہ گڈے بھی لٹیرے سکھ پولیس کی مدد سے چھین لیں گے۔ تو انہوں نے گڈے جو کئی سو کی تعداد میں تھے۔ توڑ پھوڑ کر جلانے شروع کر دیئے۔ اور دوسرے تیسرے دن جب سکھ گڈوں کی تلاش میں آ نکلے۔ تو اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

(۶) ۳ر ستمبر کا المناک دن

ان حالات میں آخر وہ دن آ گیا۔ جب ملٹری پولیس اور سکھوں نے مل کر قادیان میں قیامت برپا کر دی۔ اور ان لوگوں کو اپنے انتہائی ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ جو نہ صرف حکومت کے قوانین کی پوری پوری پابندی کرنے اور سچی وفاداری کا ثبوت دینے کا اعلان کر چکے تھے۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس کی تلقین کر رہے تھے۔ اور جن کے ہاتھوں پاکستان کے کسی حصہ میں نہ صرف کسی سکھ یا ہندو کو جانی یا مالی کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ بلکہ کثیر التعداد سکھوں کی جان و مال اور عزت و آبرو احمدیوں نے بچائی۔ انہی ایام میں جبکہ سکھوں نے قادیان کو نہایت بے دردی اور بے رحمی سے اپنی طرف سے اجاڑ دیا۔ اور نہایت شرمناک مظالم احمدیوں پر کئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک نہایت معزز عمر رسیدہ سکھ جن کی شکل و شباہت سے شرافت اور عالی نسبی ظاہر تھی۔ معہ چند اور ساتھیوں کے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانوں سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا اس لئے شکریہ ادا کر کے واپس جا رہے تھے۔ کہ ایک معزز احمدی افسر نے نہایت نازک وقت میں ان کی حفاظت کی۔ اور ان کو بال بچوں سمیت بخیریت محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔

۲-۳ر ستمبر کی درمیانی رات بڑی کثرت سے گولیاں چلتی رہیں۔ برین گنیں تڑ تڑ کرتی رہیں۔ بموں کے چلنے کی آوازیں بھی آتی رہیں۔ مصیبت زدہ لوگوں کی چیخ و پکار بھی سنائی دیتی رہی۔ اور ساری رات یہ سلسلہ جاری رہا۔ جب دن چڑھا۔ تو میں نے مکان کی چھت پر سے دیکھا۔ کہ ارد گرد کے دیہات سے سکھ بڑی کثرت کے ساتھ آ رہے ہیں۔ اور محلہ دار الرحمت کے قریب کھیتوں میں اور ایک مندر میں جمع ہو رہے ہیں۔ جوں جوں دن چڑھتا گیا۔ ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ سینکڑوں سے گزر کر ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی۔ کچھ لوگ قادیان کے ہندوؤں اور سکھوں کے محلوں سے نکل کر بھی ان میں شامل ہوتے نظر آ رہے تھے۔ اور بعض دیہاتی گھوڑے خچریں اور گدھے وغیرہ قادیان کی پرانی آبادی سے ہانک کر اپنے گاؤں کی طرف لے جاتے دیکھے گئے۔ سکھوں کے اس اجتماع کے آگے جو لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہا تھا۔ سکھ پولیس کے سوار اور پیدل سپاہی بھی موجود تھے۔ جو ادھر ادھر نقل و حرکت کرتے دکھائی دیتے تھے۔ اور معلوم ایسا ہوتا تھا۔ کہ وہ ڈاکو اور لٹیرے سکھوں کو لوٹ مار اور قتل و غارت سے روکنے اور منتشر کرنے کی بجائے خاص ہدایات دے رہے ہیں اور احمدیہ آبادی پر حملہ کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ لٹیرے پولیس کے پاس سے گزرتے۔ اور تھوڑی دیر ٹھیر کر آگے بڑھ جاتے۔

عین اس وقت جب پولیس کی موجودگی میں بے بس و بے کس مسلمانوں پر ستم ڈھانے کے لئے یہ تیاریاں کی جا رہی تھیں۔ کئی ہزار سکھ تلواریں چمکا چمکا کر خوف و ہراس پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور کمریں کس کر تیار بر تیار کھڑے تھے۔ میں نے دیکھا کہ عین اس جگہ سے جہاں پولیس کے سپاہی کھڑے تھے۔ کچھ سکھ تلواریں سونت کر نکلے۔ اور محلہ کی طرف بڑھنے لگے۔ اور جب انہوں نے دیکھا۔ کہ سامنے ایک بوڑھا آدمی پاخانہ بیٹھا ہوا ہے۔ تو للکارتے ہوئے اس پر پل پڑے۔ اور وہیں اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد وہ دو تین اور آدمیوں کی طرف بڑھے۔ کہ وہ بھی پاخانہ کرنے بیٹھے تھے۔ مگر انہوں نے حملہ آوروں کو ذرا دور سے دیکھ لیا۔ اور بھاگ کر آبادی میں آ گئے۔ سکھ گندی گالیاں بکتے ہوئے ان کے پیچھے دوڑے۔ لیکن یکایک تھوڑی دور جا کر ٹھٹکے۔ اور پھر سر پر پاؤں رکھ کر پیچھے کو بھاگ آئے۔ آگے بڑھنے اور آبادی میں گھسنے کی انہوں نے جرأت نہ کی۔ اس کے متعلق معلوم ہوا۔ کہ ان قاتلوں کا شور و شر سن کر ہمارے چند جاں نثار نوجوان اس مورچہ پر پہنچ چکے تھے۔ جس کے پاس سے وہ سکھ قتل و خونریزی کے ارادہ سے آبادی میں داخل ہو سکتے تھے۔ سکھوں کی نظر جب ان پر پڑی۔ تو آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے کو بھاگنا انہوں نے ضروری سمجھا۔ احمدی فدائیوں کو یہ سخت ہدایت تھی۔ کہ وہ نہ تو آبادی سے باہر نکل کر سکھوں پر حملہ کریں۔ اور نہ بھاگتے ہوئے سکھوں کا تعاقب کریں۔ بلکہ اپنے مورچہ میں رہ کر یا پھر محلہ کی گلیوں میں خود حفاظتی کا فرض ادا کریں۔ اور اس خوبی سے ادا کریں۔ کہ جہاں اس کی ادائیگی کی ضرورت پیش آئے۔ وہاں سے کامیابی یا شہادت ہی ان کے قدم ہٹائے۔ کسی صورت میں انہیں ہٹنے کا خیال تک نہ آئے۔

ہمارے مجاہد نوجوانوں نے بڑی خوشی اور بے حد جوش کے ساتھ یہ عہد کر رکھا تھا۔ اور وہ اسے پورا کرنے کے لئے ہر لحظہ تیار رہتے تھے۔ وہ نہتے ان کے لئے حملہ آور دشمن کا اور ایسے کمینہ اور انسانیت کش دشمن کا آبادی سے باہر نکل کر مقابلہ کرنا کوئی مرعوب کن بات نہ تھی۔ جو عورتوں اور بچوں اور بوڑھوں تک کو بے دریغ قتل کر دینا اپنا بڑا کارنامہ سمجھتا تھا۔ اور جو پاخانہ بیٹھے ہوئے بے خبر بیمار اور بوڑھے انسانوں کے خون سے ہاتھ رنگنے میں ذرا بھی شرم محسوس نہ کرتا تھا۔ لیکن اپنے نفس پر قابو رکھنے قانون کا زیادہ سے زیادہ احترام کرنے اور مسلمانوں کے خلاف بپھری ہوئی ملٹری اور فوج کو ظلم و ستم میں غیر معمولی اضافہ کرنے کا حتی الامکان کوئی موقع نہ دینے کی خاطر احمدی مجاہدین نے اس ہدایت پر عمل کیا کہ وہ کسی حالت میں بھی بھاگتے ہوئے حملہ آوروں کا آبادی سے باہر جا کر تعاقب نہ کریں۔ ورنہ اس ہدایت کی پابندی نہ کرنے والے دشمن کے ہاتھوں اگر کوئی نقصان اٹھائیں۔ تو نہ صرف اس کی کوئی قدر نہ کی جائیگی۔ بلکہ ایسے لوگوں کو سلسلہ کی طرف سے بھی سزا دی جائیگی۔

یہ تھی وہ ہدایت اور وہ ارشاد جس نے ہمارے عزیز نوجوانوں کو مقررہ جگہ سے ایک انچ بھی آگے نہ بڑھنے دیا۔ ورنہ وہ منظر جو اس وقت پیش نظر تھا۔ کہ سکھوں کا ایک بہت بڑا مجمع گدھوں کی طرح حملہ کرنے کے لئے پر تول رہا تھا۔ اور بوڑھے۔ بے کس مسلمان کو محض اس لئے کہ وہ مسلمان تھا۔ اس کا اور کوئی قصور نہ تھا۔ ابھی ابھی قتل کر چکا تھا۔ اور اس کے خون کے قطرے ان سکھوں کی تلواروں سے ٹپک رہے تھے۔ جو دوسرے مسلمانوں کو قتل کرنے کے لئے ان کے پیچھے بھاگ کر آتے ہوئے زد میں آ چکے تھے۔ اور ان کا زندہ بچ کر واپس چلا جانا ممکن نہ تھا۔ ان کو ٹھکانے لگا دینا بالکل آسان تھا لیکن ایسے وقت میں ہمارے نوجوانوں نے جوش کو دبایا۔ اور تعمیل حکم کے جذبہ کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے نظم اور ضبط کے احترام کا قابل ستائش ثبوت دیا۔

یہ سورمے سکھ جو ایک بوڑھے اور بیمار کو بیٹھے ہوئے قتل کر کے اور ہمارے چند چھوٹی عمر کے نوجوانوں کو دیکھ کر سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ نکلے تھے۔ جب اپنے مجمع میں واپس پہنچے تو وہاں کچھ غیر معمولی حرکت نظر آنے لگی۔ کچھ سکھ ادھر ادھر منتشر ہوتے بھی نظر آئے۔ مگر پولیس نے ان پر قابو پا لیا۔ اور ان کے

تحریک جدید کے وعدوں کے پورا کرنے کی آخری میعاد ۳۰ر نومبر ۱۹۴۷ء ہے

تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کا وعدہ کرنے والے احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ تحریک جدید کا سال نومبر میں ختم ہو جاتا ہے۔ اور سال کے ختم ہونے سے پیشتر ضروری ہے۔ کہ آخری میعاد ۳۰ر نومبر ۱۹۴۷ء ختم ہونے سے پہلے ان کے وعدے بھی سو فی صدی پورے ہو جائیں اس غرض سے کہ ہر ایک وعدہ کرنے والے کو معلوم ہو جائے۔ اس کا وعدہ اور وصولی کیا ہے۔ "دفتر تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور" سے وعدے اور وصولی کی چٹھی ارسال کی جارہی ہے۔ مگر ہندوستان سے پاکستان آنے والے اکثر احباب کے پتے نہیں مل سکے۔ اس لئے ایسے احباب اخبار کا اعلان پڑھ کر نہ صرف اپنے وعدے کی رقم ارسال فرماویں۔ بلکہ اپنے موجودہ پتہ سے بھی مطلع فرماویں۔ تحریک جدید کے جو مجاہد اپنے وعدوں کو ۳۰ر نومبر ۱۹۴۷ء تک پورے کریں گے۔ ان کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے بھی پیش کئے جائیں گے۔ پس ہر وہ مجاہد جس کے وعدہ کی ایک پائی بھی قابل ادا ہے۔ وہ ۳۰ر نومبر ۱۹۴۷ء کی شام سے قبل دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور میں دستی یا بذریعہ منی آرڈر بیمہ یا چیک ڈرافٹ۔ پوسٹل آرڈر کے داخل کرنے کی ابھی سے کوشش کریں۔ تا ان کا عہد وقت کے اندر پورا ہو جائے۔ احباب کو یہ بھی معلوم رہے۔ کہ ڈرافٹ یا چیک اگر آپ حبیب بنک لاہور یا لائیڈز بنک لاہور کے نام کے ارسال کریں گے۔ تو وہ فوراً کیش ہو جائیں گے۔ امپیریل بنک لاہور کے نام کا بھی چیک بھیجا جا سکتا ہے۔ لیکن اس بنک کے نام کا چیک دیر سے کیش ہو سکے گا۔

وکیل المال تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور

جنگ آزادی کشمیر

مشرقی پنجاب کے خونریز ہنگامہ کے بعد جب مہاراجہ کشمیر کے دل میں بھی جوش آیا کہ وہ بھی سکھوں کے نقش قدم پر چل کر مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلیں۔ تو انہوں نے مغربی اور مشرقی پنجاب سے آئے ہوئے سکھوں اور اپنے ملک کے ڈوگروں کو کھلی اجازت دے دی۔ کہ وہ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلیں۔ سب سے پہلے اس ظلم کے لئے پونچھ کو چنا گیا۔ جس کی اکثر آبادی فوجی ہے اور جس میں ہزارہا پنشنر سپاہی رہتا ہے۔ ان لوگوں نے یہ خیال کیا تھا۔ کہ پونچھ کے ختم کر لینے کے بعد باقی مسلمانوں کو مقابلہ کی جرأت اور طاقت نہ رہے گی۔ اور آسانی کے ساتھ مسلمانوں کا خاتمہ کیا جا سکے گا۔ لیکن یہ تدبیر سکھوں اور ڈوگروں کی کامیاب نہ ہوئی۔ پہلے حملہ میں تو پونچھ کے کچھ مسلمان مارے گئے۔

پھر ان کی فوجی روح بیدار ہونی شروع ہوئی۔ اور انہوں نے اپنی تنظیم کرنی شروع کر دی۔ ادھر کشمیر گورنمنٹ نے ہندوستان یونین سے ملنے کا بہانہ نکالنے کے لئے پاکستان گورنمنٹ پر الزام لگانے شروع کر دیئے۔ کہ وہ کشمیر میں شورش کروا رہی ہے۔ اور حسب سابق وعدے کے مطابق وہ کشمیر کو سامان بہم نہیں پہنچا رہی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے یہ طریق بھی اختیار کیا۔ کہ پاکستان حکومت کے کسی سوال کا جواب نہیں دیتی تھی۔ اور جب پاکستان کا ایک نمائندہ کشمیر کے وزیر اعظم سے ملاقات کرنے گیا۔ تو انہوں نے ملاقات سے انکار کر دیا جب پاکستان کے گورنر جنرل نے مہاراجہ کشمیر کو گفتگو کی دعوت دی۔ تو انہوں نے خاموشی اختیار کر لی۔ مگر اس عرصہ میں کشمیر کے مسلمانوں کی خونریزی جاری رہی۔ اور ظلم بڑھتا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پٹھان جن کے ملک کی سرحدیں کشمیر کی سرحد سے ملتی ہیں۔ اشتعال میں آ گئے۔ اور اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد کا جذبہ ان میں ابھرنے لگا۔ جب معاملہ انتہا کو پہنچ گیا۔ تو بائیس تاریخ کو افغان قبائل کشمیر کے ضلع مظفر آباد میں گھس گئے۔ ان کا داخلہ ایسا تیزی کے ساتھ ہوا۔ کہ ریاستی فوجوں کی ڈیڑھ بٹالین جو پہلے سے اس علاقہ کی حفاظت کے لئے بھیجی گئی تھی۔ خس و خاشاک کی طرح اڑ گئی۔ ایک دن میں پٹھان اور مظفر آباد کے مقامی باشندے مظفر آباد پر قابض ہو گئے۔ اور دوسرے دن کوہالہ سے بڑھتے ہوئے دومیل تک جا پہنچے۔ جو راولپنڈی سری نگر روڈ کا ایک پڑاؤ ہے۔ اس جگہ ریاستی فوجوں نے جم کر مقابلہ کیا۔ اور ایک دن تک یہاں لڑائی جاری رہی۔ پہلا حملہ پچاس محسودی مجاہدوں نے تین سو ریاستی سپاہیوں پر کیا۔ دو گھنٹے کی خونریز جنگ کے بعد ریاستی لشکر تتر بتر ہو گیا۔ بہت سے آدمی مارے گئے۔ بہت سے زخمی ہوئے۔ باقی پراگندہ ہو گئے۔ کرنل شاہ پسند جو محسود کے ایک بڑے لیڈر ہیں۔ اور جنگی قیادت میں محسود کے قبائلی لشکر کشمیر پر حملے کر رہے ہیں۔ ان کے قریبی رشتہ دار بھی اس جنگ میں شامل تھے۔ جن میں سے سات افراد مارے گئے۔ اور چند زخمی ہوئے کرنل شاہ پسند کا ایک بھتیجا صوبیدار نادر خاں جو اپنی بہادری اور جرأت کی وجہ سے سارے قبیلے میں مشہور ہے وہ بھی زخمی ہوا۔ مگر دو تین روز میں ہی اپنی مضبوط بناوٹ کی وجہ سے اچھا ہو گیا اور پھر لڑائی میں شامل ہونے کے لئے تیار ہے۔ مذکورہ بالا حملہ کے بعد محسود فوجیں دومیل کے اندرونی مورچہ کی طرف آگے بڑھیں۔ جہاں ریاستی فوجیں سکھوں کے ساتھ مل کر سکھوں کے گوردوارہ میں تیار کھڑی تھیں۔ اس مورچہ پر سخت لڑائی ہوئی۔ اور برابر ایک دن تک جنگ جاری رہی آخر ریاستی فوجیں اور سکھ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے۔ اور کئی سکھ عورتوں نے گھبراہٹ میں دریا میں چھلانگ مار کر جان دے دی۔ اس معرکہ میں محسودیوں کے صرف چھ آدمی مارے گئے۔ یہ مورچہ فتح کر کے محسود فوجیں آگے بڑھیں۔ اور چوبیس پچیس کی درمیانی رات کو اوڑی مقام کو جو دومیل سے آگے سری نگر کی طرف ہے۔ انہوں نے فتح کر لیا۔ بعد کی خبروں سے یہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ اب کشمیری اور قبائلی لشکر بارامولا فتح کر چکے ہیں۔ اور سری نگر کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ قبائلی سرداروں کا خیال ہے۔ کہ وزیر اور محسود قبائل کا ایک حصہ کشمیر کے پہاڑوں میں بسانا ضروری ہے۔ تا آئندہ اس ملک پر حملہ کرنے کی ڈوگروں اور سکھوں کو جرأت نہ ہو۔ ڈوگروں اور سکھوں کے خالی ہو جانے پر یقیناً یہ سوال زیر غور آئے گا۔

یہ تفصیلات تو مظفر آباد سری نگر کی جنگ کی ہیں۔ ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ کہ اصل پہلے پونچھ میں شروع ہوئی۔ اس کے بعد یہ آگ میر پور کے ضلع میں بھی پھیلنی شروع ہوئی۔ سکھوں اور ڈوگرہ ملٹری اور پولیس نے مسلمانوں کو مار مار کر ضلع میر پور کے قصبہ کوٹلی سے نکال دیا اور وہ لوگ اس سردی کے موسم میں پہاڑی علاقہ میں جنگلوں میں بے سروسامان پھر رہے ہیں۔ جب مسلمان بالکل مجبور ہو گئے۔ اور سوائے مقابلہ کے کوئی چارہ نہ رہا تو ضلع میر پور کے مسلمانوں نے بھی مقابلہ کے لئے کمر ہمت کس لی۔ پہلا حملہ مسلمانوں نے اوون کے قلعہ پر کیا۔ جو دریائے جہلم کے کنارے پر ایک رہائشی چھاؤنی ہے۔ اور قصبہ نادا تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے مقابل جہلم پر واقع ہے۔ اس قلعہ پر ایک ہفتہ سے زیادہ لڑائی ہوتی رہی۔ آخر ریاستی ملٹری کافی نقصان اٹھا کر بھاگنے پر مجبور ہوئی۔ اس کے بعد مجاہدین کا لشکر قلعہ ٹھار اعلاقہ سائٹہ تحصیل کوٹلی کی طرف بڑھا اور ریاستی ملٹری پر حملہ کیا۔ ریاستی ملٹری نے مقابلہ کیا۔ لیکن بہت سا جانی اور مالی نقصان اٹھا کر بھاگنے پر مجبور ہو گئی۔ اس علاقہ میں ساہنہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جہاں کافی ہندو آبادی تھی۔ ملٹری نے مسلمانوں پر حملہ سے پہلے ان کو نکال کر کوٹلی پہنچا دیا تھا۔ اور کوٹلی میں سے جو مسلمان نکال دیئے گئے تھے ان کے گھروں میں ان کو بسا دیا تھا۔ اس مورچہ پر مسلمان مجاہدین کا ریاستی فوجوں سے بڑا مقابلہ ہوا۔ آخر ملٹری کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اتنے میں اور ریاستی ملٹری کمک کے طور پر پہنچ گئی۔ اور تھکے ہوئے مجاہدین کے لشکر کو اس تازہ دم فوج سے مقابلہ کرنا پڑا۔ لیکن لٹیروں کا جوش مظلوموں کے جوش کے برابر نہیں ہو سکتا۔ تھوڑی دیر میں یہ نئی فوج بھی مقابلہ کی تاب نہ لا کر پسپا ہونے پر مجبور ہوئی۔ اور بہت سی لاشیں میدان میں چھوڑ گئی۔ اور ساہنہ پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا بھاگنے والی فوج میں سے ایک کمپنی ملٹری کے کھڑ وچ کے قلعہ میں پناہ گزین ہو گئی۔ لیکن پولیس اور جنگلات کے ملازم بھاگ کر کوٹلی میں جا چھپے قلعہ کھڑ وچ پر مسلمان بغیر کسی خفیف سے قابض ہو سکتے تھے۔ مگر ایک لوکل کارکن کی غفلت کی وجہ سے دو دن تک مسلمان فوج کو اطلاع نہ ملی۔ کہ قلعہ خالی ہو چکا ہے۔ دو دن کے بعد جب ریاستی ملٹری کی مزید کمک پہنچ گئی۔ اور انہوں نے قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ اس بات کا مسلمان لشکروں کو علم ہوا۔ اس کے بعد مسلمان لشکر نے کوٹلی کا محاصرہ کر لیا۔ اور یہ محاصرہ تا اطلاع جاری تھا۔ ضلع میر پور میں بان کا پل ایک مشہور پل ہے۔ جس کو ٹاٹا کمپنی نے تیار کیا ہے۔ یہ پل جموں۔ جہلم۔ پونچھ موٹر روڈ پر کوٹلی سے چھ میل جانب میر پور جموں واقع ہے۔ اس پل کی حفاظت کے لئے زبردست فوج مقرر تھی۔ جب مسلمان مجاہدین نے اس پل پر حملہ کیا۔ تو ریاستی فوجوں نے ان کا سختی سے مقابلہ کیا۔ دو دن متواتر لڑائی ہوتی رہی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس پل پر متعینہ ملٹری نے دو دن بغیر وقفہ کے برین گن۔ مارٹر اور رائفلوں کے فائر کئے۔ اور اس کثرت سے کئے۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ بارش پڑ رہی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمان مجاہدین کی اتنی مدد کی۔ کہ اس ساری لڑائی میں صرف ایک مسلمان کے زخم آئے۔ جس کے بازو کے گوشت کے حصہ میں سے گولی نکل گئی۔ اور ہڈی کو کوئی ضرب نہ آئی۔ دو دن کی جنگ کے بعد ڈوگرہ فوج کو کامل شکست ہوئی۔ اکثر فوج ماری گئی۔ اور کچھ بھاگ گئی۔ ہمارے اطلاع کنندہ نے یہ خبریں جنگل کے ایک کونے میں بیٹھ کر لکھی ہیں اور اطلاع دی ہے۔ کہ وہ اور اس کے عزیز اس جنگ کو کامیابی تک پہنچانے کے لئے اپنا پورا زور خرچ کر رہے ہیں۔ (نامہ نگار)

گم شدہ بستر کی تلاش

گذشتہ جمعہ مورخہ یکم نومبر ۱۹۴۷ء کی شام کو جو کنوائے دفاظی قادیان سے جودھامل بلڈنگ تک آیا تھا۔ اسکے ایک ٹرک ... میں سے ایک بستر کوئی صاحب اٹھا کر لے گئے ہیں۔ جو ابھی تک نہیں ملا۔ میلے سبز رنگ کی چادر میں موٹی رسی سے بندھا ہوا تھا۔ اور اس میں علاوہ ایک رضائی۔ توشک دوسرا کمبل اور ایک بالکل نئے کھیس کے ایک تانبے کا لوٹا۔ گلاس۔ کچھ پرچ پیالیاں۔ برقی انگیٹھی وغیرہ ضروری اشیا تھیں۔ جو صاحب لے گئے ہوں۔ براہ مہربانی واپس فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اوپر کی چادر پر سرخ پنسل سے نام رشید احمد ارشد لکھا ہوا تھا۔ (خاکسار رشید احمد ارشد نظارت دعوت و تبلیغ لاہور)

ہندوستان یا پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ عوام پر چھوڑ دیا جائیگا

حملہ آوروں کے نکلنے تک ہماری فوجیں کشمیر سے نہیں ہٹیں گی (پنڈت نہرو)

لاہور ۳ نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے گذشتہ شب ساڑھے آٹھ بجے آل انڈیا ریڈیو سے کوائف کشمیر کے متعلق ایک تقریر براڈکاسٹ کی۔ جس میں آپ نے حکومت پاکستان کے خلاف شدید الزام لگاتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت پاکستان کا اندازہ ذمہ دارانہ نہیں ہے۔ پاکستانیوں کے گروہ پونچھ اور میرپور میں داخل ہو کر قتل و غارت کرتے رہے۔ بیچارے دیہات کو برباد کر دیا گیا۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ کے لوگوں نے کشمیر میں داخل ہو کر مظفر آباد کے شہر کو لوٹا۔ اور ہیڈ ورکس الیکٹرک کے کارخانہ کو جلا دیا۔ اس وقت سری نگر نتیجۃً مشتبہ ہے۔ ریاست کشمیر کی فوج اس حملہ کو روک نہ سکی۔ اس پر مہاراجہ کشمیر اور شیخ عبداللہ کی طرف سے ریاست کو انڈین یونین میں شامل کر لینے کی درخواست کو منظور کر کے انڈین فوجیں وہاں بھیجدی گئیں۔

پنڈت نہرو نے کہا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ ان حملہ آوروں نے پاکستان کی سرحدوں کو کیوں اور کس طرح عبور کیا۔ کیا یہ سب کچھ حکومت پاکستان کے ایما سے ہو رہا ہے۔ یا حکومت اس قدر کمزور ہے۔ کہ بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ بہرحال ہم نے حکومت پاکستان سے پوچھا ہے کہ اس حملہ کا ذمہ دار کون ہے۔

پنڈت نہرو نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہماری فوجوں کے پہنچنے سے پہلے سرینگر میں کوئی حکومت موجود نہ تھی۔ ان حملوں کو روکنے کے لئے ہمارا ایک فوجی افسر ہلاک ہوا۔ اور چند آدمی بھی مارے گئے۔ اب ہماری فوجیں حملہ آوروں کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ سول طیارے بھی ہماری مدد کر رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں شامل ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کشمیر کے عوام خود کریں۔ جب حملہ آوروں کو ریاست سے نکال دیا جائے۔ تو استصواب رائے عامہ کسی بین الاقوامی کونسل کے زیر نگرانی ہو۔ جیسے تو مہاراجہ کشمیر نے مدت ہوئی۔ ہم سے مدد طلب کی تھی مگر میں نے منظور نہ کیا۔ ہم نے حکومت پاکستان سے کہہ دیا ہے۔ کہ جب تک حملہ آوروں کو ریاست سے نکال نہیں دیا جائیگا۔ ہماری فوجیں وہاں سے نہیں ہٹینگی۔

پاکستان کی مالی کانفرنس کا انعقاد

لاہور ۳ نومبر۔ دوشنبہ کو حضرت قائد اعظم کی صدارت میں پاکستان کی مالی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد وزیر اعظم سندھ مسٹر کھوڑو۔ خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم مشرقی بنگال۔ سر آرچیبلڈ رولینڈ مشیر مالیات مسٹر حمید الحق چودھری وزیر خزانہ مشرقی بنگال نے شرکت کی۔ کانفرنس میں مختلف صوبوں کی مالی حالت۔ ذرائع آمدنی اور دیگر مسائل پر بحث کی گئی۔

بلوچستان میں پابندیاں

لاہور ۲ نومبر۔ پاکستان کے گورنر جنرل نے آج ایک ریگولیشن منظور فرمایا ہے۔ اس کی رو سے چیف کمشنر صاحب یا ایسے حاکموں کو جنہیں چیف کمشنر مجاز قرار دیں۔ اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ کسی واردات یا ہنگامے کو روکنے کے لئے جلسوں اور جلوسوں پر پابندیاں لگا دیں۔ اور ہتھیار لے کر چلنے کی ممانعت کر دیں۔

حیدر آباد کا نیا وزیر اعظم

حیدر آباد ۲ نومبر۔ نواب حافظ احمد سعید خان صاحب رئیس چھتاری حکومت حیدر آباد کی وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور ان کی جگہ نواب مہدی یار جنگ صاحب کو چھ ماہ کے لئے صدر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔ ایک شاہی فرمان میں نواب صاحب چھتاری کی بہترین خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ آپ نے نہایت ذمہ داری اور محنت کے ساتھ ادائے فرض کا سلسلہ جاری رکھا۔

جناح باغ!

لاہور ۲ نومبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ لارنس گارڈن کا نام اب جناح باغ رکھ دیا گیا ہے۔ اس کے اندر جو "روز گارڈن" کے نام سے گلاب کے پھولوں کا ایک باغ تھا۔ اس کا نام گلستان فاطمہ رکھ دیا گیا ہے۔ ان باغوں کے ناموں کی تبدیلی قائد اعظم جناح اور مس فاطمہ جناح کے وہاں قدم رنجہ فرمانے کی یادگار کے طور پر ہوئی ہے۔

پاکستان کے فوجی اور فضائی ہیڈ کوارٹرز کراچی تبدیل کر لئے گئے

راولپنڈی ۲ نومبر۔ ایک رسمی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ پاکستان کے فوجی ہیڈ کوارٹرز بھی پشاور کی بجائے کراچی تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ جن مشکلات کی بنا پر فوجی اور فضائی ہیڈ کوارٹرز کو راولپنڈی اور پشاور رکھا گیا تھا۔ وہ اب دور ہو چکی ہیں۔

کشمیر میں ڈوگرہ فوج کی بدحواسی

(الفضل کے نامہ نگار کے قلم سے)

بلند وری ۲۵ ، اکتوبر۔ کل ڈوگرہ ملٹری نے رادھا کوٹ سے نکل کر جہاں وہ محصور ہے ایک گاؤں کو نذر آتش کر دیا۔ ڈوگرہ فوج کا یہ طرز عمل نہایت درجہ انسانیت سوز اور خلاف امن ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے سپاہیوں کو تاکید کی گئی ہوئی ہے۔ کہ وہ کوئی فعل خلاف شریعت اسلامیہ نہ کریں۔ یعنی کسی غیر مسلم کے مکان نہ جلائیں۔ صرف ان لوگوں پر حملہ کریں۔ جو یا تو باقاعدہ ملٹری کے ملازم ہوں یا ملٹری کے ساتھ مل کر کارروائیاں کر رہے ہوں۔ اس کے علاوہ وہ کسی کو کچھ نہ کہیں۔ بلکہ جو غیر مسلم خوف و ہراس کی وجہ سے اپنے مکانات سے بھاگ گئیں انہیں دوبارہ انہیں کے مکانات میں آباد کریں مستورات پر کسی کو دست درازی نہ کرنے دیں اور ان کی حفاظت کریں۔ جو غیر مسلم بھاگ گئے ہوئے ہیں ان کی جائداد کی حفاظت کریں۔ یہی فرق جو ڈوگرہ ملٹری اور ہماری فوج کے طریق ہائے کار میں نمایاں طور پر نظر آ رہا ہے

جہاں جہاں مقابلہ ہو رہا ہے۔ ڈوگرہ ملٹری سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ رہی ہے۔ اور بدحواسی میں اپنا سامان بھی ساتھ نہیں لیجا سکتی۔ چنانچہ صرف ایک دو دنوں میں مندرجہ ذیل سامان ہمارے ہاتھ آیا ہے باقی سامان ابھی آ رہا ہے۔ (۱) تین انچ دہانے کی مارٹر توپیں تین عدد (۲) تین انچ دہانے کی مارٹر توپ۔ ایک عدد (۳) برین گن آٹھ عدد (۴) رائفل ۳۰۳ نمبر ۴ (۵) سٹین گن ۔ عدد (۶) کارتوس بیس ہزار (۷) ریوالور دو عدد (۸) خچریں پچاس (۹) وہری لائیٹ لیبتول ایک عدد اور اس کے کارتوس۔ بہت سامان ابھی دوسرے محاذوں سے آ رہا ہے۔ اس کے علاوہ ریاست کے سپاہی قیدی بنائے گئے ہیں۔ قیدیوں سے نہایت عمدہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ ان کی خوراک نہایت اچھی ہے۔ روزانہ ہیڈ کوارٹر کے چیف میڈیکل افسر صاحب جا کر ان کا معائنہ کرتے ہیں۔ اس سلوک کے پیش نظر قیدی کہتے ہیں۔ کہ ہم یہاں سے جانا نہیں چاہتے

۲۷ ، اکتوبر کو آل انڈیا ریڈیو نے کہا ہے۔ کہ حکومت کشمیر کی فوجیں نہایت عمدگی کے ساتھ لڑ رہی ہیں۔ لیکن انہوں نے اس عمدگی کی تفصیل نہیں بتائی۔ آئیے ہم بتائے دیتے ہیں

۲۸ ، اکتوبر کے روز کوٹلی کے محاذ پر ایک پل جس کا نام بان کا پل ہے۔ وہاں پر ہمارے سپاہیوں نے حملہ کیا۔ اس پل کی حفاظت کے لئے تین سو کے قریب ڈوگرہ سپاہی متعین تھے۔ اسی وقت ایک اور پارٹی جو لاریوں میں سوار تھی۔ جس میں ساٹھ سپاہی تھے پل پر پہنچی۔ ہمارے سپاہیوں نے ایسا زبردست حملہ کیا۔ کہ یہ تمام سپاہی ختم ہو گئے۔ اور پل اور لاریوں پر ہمارا قبضہ ہو گیا۔ اس تمام کارروائی میں ہمارے ایک سپاہی کو گولی سے بائیں بازو پر خراش آئی۔ ڈوگرہ سپاہیوں کے لڑنے کی عمدگی کا یہ عالم تھا۔ کہ بدحواسی میں وہ پوزیشنیں بھی نہیں لے سکتے۔ بلکہ اس طرح بھاگ گئے تھے۔ کہ ہمارے سپاہیوں کی ایک ایک گولی دو دو بلکہ تین تین ڈوگرہ سپاہیوں میں سے گذر تی تھی۔ اس موقعہ پر جو چھ لاریاں بھی ہاتھ لگی تھیں وہ بھی قبضے میں آ گئے ہیں۔ اور رائفلیں اور دیگر سامان جو ہاتھ لگا۔ اس کی تفصیل ابھی تک نہیں پہنچی۔ صرف اس قدر اطلاع ملی ہے۔ کہ سامان بھاری تعداد میں ملا ہے

مس فاطمہ جناح کی تقریر

لاہور ۳ نومبر۔ مس فاطمہ جناح نے کل عصر کے بعد زنانہ اسلامیہ کالج میں مسلم طالبات کی فیڈریشن کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ اسلام نے مردوں اور عورتوں کو مساوی حقوق عطا کئے ہیں عورتوں پر بچوں کی پرورش اور فرائض خانہ داری کے علاوہ قوم کی خدمت بھی فرض ہے۔ جن عورتوں کے خاوند یا ماں باپ ان سے بچھڑ گئے ہیں۔ آپ کا فرض ہے۔ کہ ان کی امداد اور خدمت کے لئے میدان عمل میں نکلیں اور نہایت حوصلے اور مستقل مزاجی سے اس فریضے کو ادا کریں۔ حکومت کو اس وقت کیمپوں اور ہسپتالوں میں دائیوں نرسوں اور لیڈی ڈاکٹروں کی بیحد ضرورت ہے۔

وقت کی اقتصادی اور واقعات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ امن اور جنگ دونوں حالتوں میں عورتوں کے لئے جسمانی ورزش کی سخت ضرورت ہے۔ اسے اب تعلیم نصاب کا لازمی جزو قرار دینا چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ ہماری جو لڑکیاں اور عورتیں اغوا کر لی گئیں ہیں۔ انہیں واپس لانے کیلئے قائد اعظم بے حد کوشش کر رہے ہیں۔ اس وقت کی سب سے بڑی ضرورت اتفاق تنظیم و ضبط اور خود اعتمادی ہے۔

ریاست چترال نے مہاراجہ ہری سنگھ کی حکومت سے تعلقات منقطع کر لئے

لاہور ۴ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ والیٔ چترال نے مہاراجہ صاحب کشمیر کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ کہ وہ مہاراجہ کشمیر کی موجودہ نام نہاد حکومت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور یہ کہ وہ آئندہ مہاراجہ صاحب کی حکومت سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھیں گے۔ تار میں اس اقدام کی وضاحت کرتے ہوئے ہز ہائینس چترال نے کہا ہے۔ کہ بار بار مہاراجہ صاحب کو توجہ دلانے کے باوجود انہوں نے کشمیر کو ہندوستان یونین میں شامل کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور اس طرح اپنی رعایا کی عظیم اکثریت کے جذبات کا مطلقاً خیال نہیں رکھا۔

مشرقی بنگال میں طوفانِ باد

لاہور ۲ر نومبر۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین نے ایک اخباری بیان میں فرمایا۔ کہ چاٹگام اور کاکس بازار میں چند دن ہوئے۔ جو طوفانِ باد آیا تھا۔ اس کے صحیح نقصان کا اندازہ نہیں ہو سکا۔ اس طوفان کی لپیٹ میں آٹھ ہزار مربع میل کا علاقہ آیا۔ اس علاقے میں تین چار لاکھ افراد آباد ہیں۔ حکومت نے امدادی طور پر پچاس ہزار روپیہ عطا کیا ہے۔ نقصانات کی تفتیش جاری ہے۔ طوفان سے چاٹگام کے سامنے ایک کشتی ڈوب گئی۔ جس میں پچاس مسافر سوار تھے۔

ہمیں فلسطین میں یہود کے خطرے اور ہندوستان میں ہندو کی امپیریلزم سے مقابلہ کرنا ہے

اسلام زمینی سرحدوں کے امتیاز کو تسلیم نہیں کرتا

پشاور یکم نومبر۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان نے اخباری نمائندوں کی کانفرنس میں بیان کیا کہ کشمیر پر ہندوستانی حملے سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس سے عہدہ برا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جمعیت اتحادِ عرب کے تمام ملکوں کی ایک پان اسلامک کانفرنس منعقد کر کے اس خطرے سے عہدہ برا ہونے کی تیاری کی جائے۔ اسلام زمینی سرحدوں کے امتیاز کو تسلیم نہیں کرتا۔ لہذا پاکستان۔ کشمیر۔ افغانستان۔ ایران۔ مشرق الہند کے مسلمانوں میں کوئی فرق و امتیاز نہیں ہے رہی وہ وقت ہے کہ ہمارا مرنا اور زندہ رہنا ایک ہو جانا چاہیئے۔ ہمیں فلسطین میں یہود کے خطرے اور جنوبی ایشیا میں ہندوستانی امپیریلزم سے عہدہ برا ہونا ہے۔ پنڈت نہرو کی حکومت مہاراجہ کشمیر کے ناپاک ارادوں کی پشت پر ہے۔ جو کشمیر کے مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دینے کے سلسلے میں ہیں۔ پٹیل اور پٹیالہ کا محور پاکستان پر حملہ کرنے کی سازش مکمل کر چکا ہے۔ اور اب بہانوں کی تلاش میں ہے۔ آخر میں آپ نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ کشمیر کی آزاد حکومت کو فی الفور تسلیم کر لے۔

ہندوستانی فوج کی کوہالہ کے پل پر بے نتیجہ بمباری راوی پر پل بندی کشمیر کے سرحدی صوبے میں بغاوت اور عارضی حکومت کا قیام

کوہالہ پر بمباری

راولپنڈی ۴ر نومبر آج تیسرے پہر ہندوستانی طیارے نے کوہالہ کے پل پر بمباری کی۔ تین بم گرائے جو نشانے پر ٹھیک نہ بیٹھے۔ اور پل کو کوئی نقصان نہ پہونچا۔ کوہالے کا پل راولپنڈی کشمیر روڈ پر واقع ہے۔ اس پل پر آ کر مغربی پنجاب کی حد ختم ہو جاتی ہے۔ اور دوسری طرف ریاستی علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس پل کی نگرانی پنجاب اور کشمیر دونوں کی حکومتوں کے سپرد رہی ہے۔

دریائے راوی پر پل باندھنے کی مہم

نئی دہلی ۲ر نومبر۔ آل انڈیا ریڈیو کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مادھوپور کٹھوعہ کے درمیان دریائے راوی پر پل باندھنے کی مہم سرگرمی سے شروع کر دی گئی ہے۔ اسی راستے کشمیر کو کمک پہنچائی جا رہی ہے

سردار ابراہیم کا اعلان

لاہور ۲ر نومبر۔ کشمیر کی آزاد حکومت کے رئیس سردار ابراہیم نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہم کشمیر میں ڈوگرہ راج کو ختم کر کے چھوڑیں گے۔ اور ہندوستان کی فوجوں کو باہر نکال کر ہی دم لیں گے۔ امن قائم ہو جانے پر استصوابِ رائے عامہ کیا جائے گا۔ تا کہ کشمیر کے ہر باشندے کو سوچ سمجھ کر فیصلہ کا موقعہ مل سکے۔ اس استصواب میں کشمیر کے ہر بالغ کو حق رائے دہندگی حاصل ہوگا

ہندوستان کے چھ بٹالین

راولپنڈی یکم نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت جموں اور کشمیر میں ہندوستانی فوج کے کل چھ بٹالین موجود ہیں۔ انہیں مستقل طور پر کمک پہنچائی جا رہی ہے جس کا بیشتر حصہ ہوائی جہازوں پر آتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہفتہ کو پچاس طیارے سامان اور فوج لے کر سرینگر پہنچے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ پیدل فوج کا ایک کالم پٹھانکوٹ سے جموں کی طرف چل پڑا ہے۔

حکومت پاکستان سے شکوہ

پشاور یکم نومبر۔ کشمیر کی آزاد حکومت کے ایک ترجمان نے بیان کیا۔ کہ آزاد فوج نے تین ہندوستانی طیارے گرا لئے ہیں آپ نے اس بات کا شکوہ کیا۔ کہ حکومت پاکستان آزاد حکومت کو تسلیم کرنے اور اسے امداد بہم پہنچانے میں ناکام رہی ہے۔ گو ہمارے جانبازوں کے پاس سامان اور ہتھیار کم ہیں لیکن وہ اپنے ملک کی آزادی کی خاطر نہایت جانبازی سے دشمن سے برسرِ پیکار ہیں۔

چشم دید واقعات

راولپنڈی یکم نومبر۔ ایک انگریز عورت نے سرینگر کے چشم دید حالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ شہر کے دروازوں پر آزاد فوج کے جوان دندنا رہے تھے۔ عوام تیزی کے ساتھ صف بستہ ہو کر آزاد فوج کے ساتھ مل رہے ہیں سرینگر کا تمام نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔

ہندوستانی فوج کا حوصلہ برقرار رکھنے کیلئے یہ پروپیگنڈہ زوروں پر ہے۔ کہ لاتعداد کمک پہنچ رہی ہے۔ گو عوام اس سے متاثر نہیں ہوتے۔ آپ نے کہا دیکھنا اور سننا ایک برابر نہیں ہو سکتا۔ میں علی وجہ البصیرت کہہ سکتی ہوں۔ کہ ریاستی اور ہندوستانی فوج کو شدید نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ سرینگر کے ہسپتال اور خانقاہیں زخمیوں سے بھری پڑی ہیں۔ لیکن طبی امداد میسر نہ آنے کی وجہ سے زخمی کثیر تعداد میں مر رہے ہیں

گلمرگ پر قبضہ

لاہور ۲ر نومبر۔ یکشنبہ کی رات کو بہت دیر کے بعد یہ اطلاع ملی۔ کہ کشمیر کے سرحدی صوبہ میں ڈوگرہ حکومت کے خلاف بغاوت پیدا ہو گئی ہے۔ اور مسلم افسروں نے ایک عارضی حکومت قائم کر لی ہے۔ یہ عارضی حکومت آزاد حکومت سے وفاداری کا حلف اٹھائیگی۔ یہ اطلاع لاسلکی کے ذریعے پشاور پہنچی ہے۔ آزاد حکومت کا ایک رسمی اعلان مظہر ہے آزاد فوجوں نے گلمرگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ مقام فوجی نقطہ نظر سے نہایت اہم ہے۔ آزاد فوجیں سری نگر میں داخل ہو رہی ہیں۔ دشمن کو کمک پہنچ رہی ہے لیکن ہماری فوجیں بڑی فعال ہیں۔ وہ دشمن کو نہیں پچھاڑ رہی ہیں۔ والنٹیر سرینگر شہر کے اندر سے اور نواحی علاقے کے مسلح نوجوان دشمن کے دفاعی خطوں کے پیچھے سے حملے کر رہے ہیں

دشمن کے اسلحہ پر قبضہ

ہماری فوجوں نے دشمن کے مورچوں کو سیکٹر دیا ہے۔ تھانہ کے مقام پر ساری رات لڑائی ہوتی رہی یہاں بہت سا اسلحہ اور سامان ہماری فوجوں کے ہاتھ لگا۔ جن میں تین انچ کے دہانے کے ایک اور ۲ دو دو انچ کے دہانوں کی توپیں۔ چار سٹین گنیں دو برین گنیں دو سو رائفلیں اور دس ہزار راؤنڈ شامل ہیں۔ چن کوٹ کے مقام پر پانچ سو ڈوگرے تہ تیغ کر دیئے گئے اور چنی کے مقام پر جو سری نگر سے کوئی دس میل دور ہے۔ ہندوستانی طیاروں نے پیراشوٹوں کے ذریعے بہت سے سپاہی اتارے۔ لیکن انہیں زمین پر پاؤں لگنے سے پہلے ہی گولیوں کا نشانہ بنا دیا گیا۔

مہاراجہ پٹیالہ کے منصوبے

پٹیالہ ۲ر نومبر۔ مہاراجہ پٹیالہ کی صدارت میں کل پنتھک دربار کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ کشمیر کی مہم میں حکومت ہندوستان کی ہر ممکن مدد کی جائے کشمیر کی صورت حالات اور اس سے پیدا ہونے والے حالات پر بحث ہوتی رہی

شدید خطرے کے امکانات

لاہور ۳ر نومبر۔ پیرزادہ عبد الستار اور خان عبد القیوم خان وزیر اعظم سرحد کے بیانوں اور پنڈت نہرو کے براڈکاسٹ سے سیاسی حلقوں کے مبصرین کا اندازہ یہ ہے۔ کہ دونوں حکومتوں کے درمیان کشمکش کا شدید خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ دونوں میں سے ایک بہت جلد جمعیت اقوام متحدہ سے مداخلت کی درخواست کرے گی۔

گورنمنٹ سوات ریاست نے ریاست کے تمام وسائل پاکستان کے سپرد کر دیئے

پشاور ۲ر نومبر۔ نواب صاحب ریاست سوات نے کابینہ کو موجودہ نازک صورت کے پیش نظر انہوں نے ریاست کے جملہ وسائل پاکستان کے گورنر جنرل قائد اعظم کے سپرد کر دیئے ہیں۔ اور قائد اعظم سے کہہ دیا ہے۔ کہ وہ جس طرح بھی چاہیں مسلمانوں کے مفاد کے لئے ریاست کے وسائل کو استعمال کریں

حیدر آبادی وفد دہلی میں

نئی دہلی ۳ر نومبر۔ ریاست حیدر آباد کا وفد کل دوپہر کے بعد نئی دہلی پہنچ گیا ہے۔ ہندوستانی حکومت کی طرف سے لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور ریاستی محکمے کے سیکرٹری وی۔ پی مینن اس وفد کے ساتھ بات چیت کریں گے۔

نوابزادہ سعید اللہ خان

لاہور ۲ر نومبر۔ قائد اعظم کے مشیر خصوصی نوابزادہ سعید اللہ خان کل کراچی سے لاہور پہنچ گئے ہیں۔

برطانیہ میں لیبر پارٹی کو ہزیمت

لندن ۲ر نومبر۔ برطانیہ میں میونسپل الیکشن ختم ہو گئے ہیں۔ ان انتخابات میں کنزرویٹو پارٹی کو نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔ اور مزدوروں کو بیشتر حلقوں میں ناکامی ہوئی ہے۔ کنزرویٹو پارٹی کے ترجمان نے کہا کہ لیبر پارٹی اب ملک کا اعتماد کھو چکی ہے۔ اور اس کا بین ثبوت موجودہ انتخابات کے نتائج ہیں۔